پھلواری شریف۔ (ضلع پٹنہ)

ابھی کل تک فارسی زبان ہمارا اوڑھنا بچھونا تھی، مدتوں سلطنت انگلشیہ کی بھی سرکاری زبان رہی لیکن گذشتہ صدی کے وسط سے ہندوستان اس سے بیگانہ ہونا شروع ہوا اور اب حال یہ ہے کہ فارسی کا نام ونشان اس خاک سے مٹتا جا رہا ہے۔ تمنا صاحب ان گنتی کے شعراء میں سے ہیں جو ابھی قند پارسی کی حلاوت سے اپنے کام ودہن کو بے کیف بنانا نہیں چاہتے، قومی حیثیت سے انکی روش نہایت مستحسن ہے۔ پیشِ نظر مثنوی بھی اسی فارسی نوازی کا ثمرہ ہے جس میں انھوں نے اسلام اور اخلاق کے بڑے بڑے مسائل کو نہایت سلجھی ہوئی زبان اور مؤثر انداز میں پیش کیا ہے، بعض مقامات پر قرآن کی وہ آیات بھی درج کردی ہیں جن کے مطالب کو نظم میں ادا کیا ہے اور جہاں کہیں بظاہر عقلی اعتراضات وارد ہوتے معلوم ہوئے ہیں ان کا ازالہ بھی نہایت مضبوط اور وزنی دلائل عقلیہ سے کیا ہے۔ کتاب قابل مطالعہ ہے۔

ضرب الامثال | تالیف خواجہ محمد عبدالمجید صاحب دہلوی۔ ضخامت ۱۲۸ صفحات، قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ جامعہ دہلی

اردو روزمرہ میں بہت سی کہاوتیں رائج ہیں، جنھیں زبان کی لطافت میں ایک خاص دخل ہے۔ ان کا استعمال تو لوگ اکثر اپنی تحریر وتقریر میں کیا کرتے ہیں مگر یہ واقعہ ہے کہ ان کی حقیقی روح سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ عموماً ہر مثل قصہ طلب ہوتی ہے، اس لیے ان کا اصل مفہوم اور صحیح محل استعمال اسی وقت معلوم ہو سکتا ہے جب واقعہ متعلقہ کی تفصیلات سے پوری پوری آگہی ہو۔ اردو زبان میں اب تک اس موضوع پر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تھی۔ اندریں حالات مولف کی یہ سعی نہایت مبارک اور شکریہ کے قابل ہے جو انھوں نے اس رسالہ کے مرتب کرنے میں کی ہے۔ تمام امثال کا احاطہ تو مشکل ہے تاہم انھوں نے اپنی وسعت معلومات کے مطابق اکثر مثلوں کو اکھٹا کردیا ہے اور ان سے متعلق جو حکایتیں ہیں ان کی پوری تفصیل مہیا کردی ہے۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کون مثل کہاں سے چلی اور اس کا صحیح مفہوم کیا ہے۔ کتاب نہایت دلچسپ اور مفید ہے۔

معین المنطق (حصہ دوم) | تالیف جناب مولانا مفتی محمود حسن صاحب۔ ضخامت ۱۲۸ صفحات، قیمت ۸ر ملنے کا پتہ:۔ مولانا مفتی